سوال

(432) شراب کی فیکٹریوں میں کام کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو مسلمان شراب یا منشیات بیچتا ہو'کیا ہم اسے مسلمان کہہ سکتے ہیں یا نہیں ؟ جو مسلمان کسی شراب کی فیکٹری میں کام کرتا ہو کیا اس کے لیے واجب ہے کہ وہ اس کام کو چھوڑ دے خواہ اسے اس کے سوا کوئی دوسرا کام بھی نہ ملے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شراب اور دیگر تمام محرمات کو فروخت کرنا بہت بڑا گناہ ہے'اسی طرح شراب کی فیکٹری میں کام کرنا بھی حرام اور منکر کام ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ ۖ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ... ٢ ... سورة المائدة

(اور دیکھو!) تم نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو۔''

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ شراب'منشیات اور سگریٹ کی فروخت گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون ہے'اسی طرح شراب کی فیکٹریوں میں کام کرنا بھی گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون ہے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِنَّمَا الخَمرُ وَالمَيسِرُ وَالأَنصابُ وَالأَزلـٰمُ رِجسٌ مِن عَمَلِ الشَّيطـٰنِ فَاجتَنِبوهُ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّما يُريدُ الشَّيطـٰنُ أَن يوقِعَ بَينَكُمُ العَدٰوَةَ وَالبَغضاءَ فِى الخَمرِ وَالمَيسِرِ وَيَصُدَّكُم عَن ذِكرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلوٰةِ ۖ فَهَل أَنتُم مُنتَهونَ ﴿٩١﴾ ... سورة المائدة

''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک عمل شیطان (شیطانی کام) میں سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔ شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوادے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز نہیں رہنا چاہیے۔''

صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب پر'اس کے پینے والے پر'نچوڑنے والے پر'جس کے لیے نچوڑی گئی ہو'اس کے اٹھانے والے پر اور جس کے لیے اٹھا کر لے جائی گئی ہو'اس کے بیچنے اور خریدنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے :

(ان علی اللہ عہداًلمن یشرب المسکر' ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا : یارسول اللہ! وما طینۃ الخبال ؟ قال : عرق اہل النار او عصارۃ اہل النار) (صحیح مسلم' الاشربۃ' باب بیان ان کل مسکر خمر' وان کل خمر حرام' ح : ۲۔۔۔۲)

''اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ذمہ لے رکھا ہے کہ جو شخص کوئی نشہ آور مشروب پیے گا تو وہ اسے "طینۃ الخبال" پلائے گا'صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : یارسول اللہ! طینۃ الخبال سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا : اس سے مراد جہنمیوں کا پسینہ ہے یا آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد جہنمیوں کی پیپ ہے ۔''

شراب بیچنے والے کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ نافرمان' فاسق اور ناقص الایمان ہے ۔ قیامت کے دن اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے' وہ چاہے تو اسے معاف فرمادے یا اسے سزا دے' جب کہ وہ توبہ کرنے سے پہلے مرجائے ۔ اہلسنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

إِنَّ اللَّهَ لا يَغفِرُ أَن يُشرَكَ بِهِ وَيَغفِرُ ما دونَ ذٰلِكَ لِمَن يَشاءُ ... سورة النساء [116](#)

''اللہ گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہیے معاف کردے ۔''

یہ حکم اس صورت میں ہے کہ' جب وہ شراب بیچنے کو حلال نہ سمجھتا ہو اور اگر وہ اسے حلال سمجھتا ہو تو پھر وہ کافر ہے اور اس صورت میں اگر وہ مرجائے تو تمام علماء کے نزدیک نہ اسے غسل دیا جائے گا اور نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے گا کیونکہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرنے والا ہے ۔

اس طرح جو شخص زنا یا لواطت یا سود یا دیگر متفق علیہ محرمات مثلاً والدین کی نافرمانی' قطع رحمی اور ناحق قتل کو حلال سمجھے تو اس کے بارے میں بھی یہی حکم ہے اور اگر کوئی شخص ان میں سے کسی کام کو کرے اور یہ سمجھے کہ یہ حرام ہے اور اس کے کرنے سے وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے ۔ اس سے وہ کافر نہیں ہوگا بلکہ فاسق ہوگا اور اگر موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو آخرت میں اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا جیسا کہ قبل ازیں شرزبی کے بارے میں حکم بیان کیا جاچکا ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج4ص332

محدث فتویٰ